Presented By: https://jafrilibrary.com

حکمت علوی

دروس نہج البلاغہ

کلماتِ قصار (51 سے 75 تک)

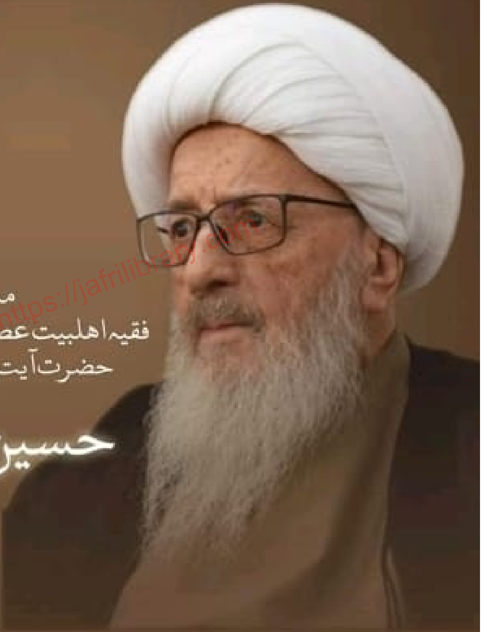

مدافع مقام امامت و ولایت،
فقیہ اہلبیت عصمت و طہارت شیخ الفقہاء و المجتہدین
حضرت آیت اللہ العظمیٰ فی العالمین الحاج شیخ

حسین وحید خراسانی حفظہ اللہ

مدرس :
حجۃ الاسلام مولانا مھدی حسن بھشتی
صاحب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 51)

قال علی علیہ السلام۔ عیبک مستورما اسعدک جدک۔

ترجمہ:- تمہاراعیب اس وقت تک چھپاہواہے جب تک کہ تمہارانصیب اچھاہے۔

تشریح:-

امام علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں ایک اہم مطلب کی جانب متوجہ فرمایاہے کہ انسان کے عیوب چھپے ہوتے ہیں جت تک کہ اس کے نصیب اچھے ہوتے ہیں جیسے کہ وہ کسی اقتدار ومنصب پر ہویااس کے پاس مال ومنال ہوں تواس کے عیب چھپے ہوتے ہیں کوئی انھیں بیان نہیں کرتابلکہ کبھی توایساہوتاہے کی عیوب کو حسن مین تبدیل کردیتے ہیں لیکن ایک ایسازمانہ آتاہے کہ اب وہ اقتدارومنصب یامال ومنال نہیں رہے تواب وہ عیوب جواقتداراورمال کے وقت موجود تھے انھیں .برملا کرنے لگتے ہیں بلکہ اس کے پاس جو حسن ہوتے ہیں اسے بھی عیوب میں تبدل کردیتے ہیں لہٰذااقتدار ومنصب اورمال ومنال کے وقت اپنے عیوب کی طرف متوجہ رہوتا کہ .برے وقت میں لوگ ان سے فائدہ نہ اٹھاسکیں.

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 52)

قال علی علیہ السلام۔ اولی الناس بالعفواقدرھم علی العقوبۃ.

ترجمہ:- لوگوں میں معاف کرنے کا زیادہ حق اسے ہے جس میں سزا دینے کی قدرت زیادہ ہے.

تشریح:-

کو معاف کردینا تابع قدرت ہے لہٰذا جس
یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایک دوسرے
کی جتنی قدرت وطاقت ہوگی وہ
کے پاس سزا دینے
معاف کرنے کا اتنا ہی حقدار بھی ہوگا جس کی طرف امام نے اس کلام مبارک میں
جس کے پاس سزادینے کی قدرت سب سے زیادہ ہے وہ معاف
متوجہ فرمایا ہے کہ
لئے ہے کہ بعض شارحین کے بقول
کردینے کا سب سے زیادہ حقدارہ ہے اور یہ
بہتر ہے کیونکہ انتقام
معاف کرنے کی لذت انتقام اور سزادینے کی لذت سے
کرنے کے نتیجہ میں مدح
اور سزادینے کے نتیجہ میں ندامت وپشیمانی ہے اور معاف
قدرت وطاقت کا شکریہ ہے کیونکہ قدرت ایک
وتعریف ہے اور معاف کرنے کا جذبہ
نعمت ہے جس کا شکریہ ہے معاف کردینا اور معاف کرنے سے آپسی رنجشوں کا خاتمہ
نقل ہوا ہے تعافوا تسقط الضغائن بینکم ایک دوسرے
ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں
کو معاف کرو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان کے کینے ختم ہو جائیں گے (کنزالعمال
ملا متقی ھندی۔مادہ عفو) جب یہ بات طے ہے کہ معاف کردینا تابع قدرت ہے تو جس
کے یہاں قدرت وطاقت نہیں ہے وہاں پر معاف کرنے کا تصور بھی نہیں ہوگا
اس لئے کی اس کے پاس سزادینے کی طاقت ہی نہیں ہے.

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 53)

قال علی علیہ السلام. السخاء ما کان ابتداء فاما ما کان عن مسألۃ فحیاء وتذمم.

ترجمہ:- سخاوت وہ ہے کہ جو بغیر طلب کے ہو اور جو طلب سے ملے وہ حیاء وشرم کی خاطر ہے یا بدکلامی سے بچنے کے لئے ہے.

تشریح:-
امام علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں سخاوت کی مدح وتعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ سخاوت وہ ہے جو انسان سخی سائل اور مستحق کو بغیر مانگے عطا کرتا ہے اور سائل سے کوئی عوض بھی نہیں چاہتا چنانچہ حدیث مبارک میں اسے اخلاق انبیاء سے قرار دیا گیا ہے اور ایمان کا ستون اور مومن کی صفت کہا گیا جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں السخاء من اخلاق الانبیاء وھو عماد الایمان ولایکون مومن الا سخیا (بحار الانوار۔ ج 68. ص 355) سخاوت انبیاء کے اخلاق میں سے ہے اور وہ ایمان کا ستون ہے اور مومن سخی ہوتا ہے۔ سخی انسان مستحق کی تلاش میں ہوتا ہے اور اسے مخفیانہ ایسے عطا کرتا ہے کہ کسی کو خبر نہیں ہوتی بہر حال سخاوت ایک صفت ممدوح ہے ہاں اگر کوئی شخص برخلاف سخاوت سائل کے مانگنے پر عطا کرے تو وہ خود سائل سے یا لوگوں سے شرم وحیاء کی بناپر عطا کرتا ہے یا تو بدکلامی سے بچنے کی بناپر یعنی خود سائل یا لوگ بدکلامی نہ کریں اس لئے سائل کو دے دیتا ہے.

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 54)

قال علی علیہ السلام .لاغنی کالعقل ولا فقر کالجھل ولا میراث کالادب ولا ظھیر کالمشاورۃ.

ترجمہ:-

عقل جیسی کوئی دولت نہیں ہے۔ جہل جیسی کوئی فقیری نہیں ہے۔ ادب جیسی کوئی میراث نہیں ہے اور مشورہ جیسا کوئی معین ومددگار نہیں ہے۔

تشریح:-

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس کلام مبارک میں چاراہم نکات کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔

1. عقل جیسی کوئی ثروت ودولت نہیں ہے کیونکہ مال ودولت عقل کی تدبیر سے حاصل ہوتے ہیں اور اس کے ذریعہ سعادت دنیاواخرت ملتی ہے۔ عقل کے ذریعہ رحمان کی عبادت کی جاتی ہے اور جنت کو حاصل کیاجاتاہے العقل ماعبد بہ الرحمان واکتسب بہ الجنان اور عقل سے بہتر اللہ نے کسی چیز کو اپنے بندوں میں تقسیم نہیں کیالہذا عاقل کی نیند جاہل کی بیداری سے بہتر ہے ماقسم اللہ للعبا افضل من العقل فنوم العاقل افضل من سھرالجاھل

2. جہل جیسی کوئی فقیری نہیں ہے کیونکہ جہل سبب ضلالت وگمراہی ہے اور یہ انسان کا دشمن ہے اور سب سے بڑی مصیبت جہل ونادانی ہے یہ عزیزلوگوں کو ذلیل وخوار کردیتا ہے

3. ادب جیسی کوئی میراث نہیں ہے چنانچہ آباء واجداد جوکچھ چھوڑ کرجاتے ہیں ان میں ادب سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جیساکہ حدیث میں ذکر ہوا ہے خیر ماورث الآباء للابناء الادب بہترین وہ چیز جسے آباء واجداد اپنے بچوں کے لئے چھوڑجاتے ہیں وہ ادب ہے۔ادب یعنی اپنے کو اخلاق حسنہ سے آراستہ کرنا۔

4. مشورہ جیساکوئی معین ومددگار نہیں ہے کیونکہ اللہ نے عقل کو تمام انسانوں میں تقسیم کیاہے اگرکوئی علم یادوسرے کمالات تک پہونچناچاہتاہے یالغزشوں سے بچناچاہتاہے تو وہ دوسروں سے مشورہ کرے اوراس پر عمل پیراہوتاکہ کمالات اوربلندیوں تک پہونچے اور لغزشوں سے بچے.

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

باسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 55)

قال علی علیہ السلام: الصبر صبران: صبر علی ما تکرہ و صبر عما تحب۔

ترجمہ:-

صبر کی دو قسمیں ہیں۔ جس چیز کو ناپسند کرتے ہو اس پر صبر۔ اور جس چیز کو محبوب رکھتے ہو اس سے صبر۔

تشریح:-

امیرالمومنین علیہ السلام نے صبر کی دو قسمیں قرار دی ہیں

1. جس چیز کو ناپسند کرتے ہو اس پر صبر جیسے کہ مصیبت پر صبر یا جہاد اور خمس وغیرہ جو سخت قسم کی اطاعت ہے اس پر صبر یا گرسنہ کا صبر کہ جس کے پاس قوت لایموت نہیں ہے یا مریض کا مرض پر صبر کہ جس کے پاس دوا کے پیسے نہیں ہیں--

Presented By: https://jafrilibrary.com

2. اور جس چیز کو محبوب رکھتے ہو اس سے صبر۔ جیسے نامحرم کی طرف نظر نہ کرنے پر صبر---

بعض شارحین نہج البلاغہ نے لکھا ہے کہ پہلی قسم پر صبر دوسری قسم کے صبر سے دشوار ہے کیونکہ پہلی قسم میں نقصان پر صبر ہے اور دوسری قسم میں حصول کی تمنا ہے کہ جس کے ترک پر صبر ہو رہا ہے

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 56)

قال علی علیہ السلام۔ الغنی فی الغربۃ وطن والفقر فی الوطن غربۃ.

ترجمہ:- مالدار پردیس میں وطن کی طرح ہے اور غریب وطن میں بھی پردیس کے مانند ہے۔

تشریح:-
دولتمند انسان پردیس میں بھی اپنے کو وطن جیسا محسوس کرتا ہے کیونکہ اس کے لئے راحت وسکون کے سامان وہاں مہیا ہو جاتے ہیں اور مال ودولت کی بناپر لوگ اس کے دوست اور اشنا بھی بن جاتے ہیں یہاں پر پردیس میں وطن ہونا استعارہ ہے وطن سے کیونکہ دولتمند کے راحت وآرام کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور دوست احباب بھی بن جاتے ہیں لہذا وہ پردیس میں اپنے کو وطن جیسا محسوس کرتا ہے

برخلاف غریب کے کہ اگر وہ اپنے وطن میں بھی ہوتا ہے تو اپنے کو پردیسی جیسا محسوس کرتا ہے کیونکہ نہ تو وہ راحت وسکون کے سامان مہیا کرپاتا ہے اور نہ ہی دوست واحباب اور رشتہ دار اسکے قریب آتے ہیں یہاں پر وطن میں پردیسی ہونا استعارہ ہے پردیس سے جیسے پردیس میں کوئی دوست واشنا اور رشتہ دار نہیں ہوتے اور نہ ہی راحت وسکون ملتا ہے تو وہ تنہائی محسوس کرتا ہے ویسے ہی غریب وطن میں اپنے کو محسوس کرتا ہے.

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

باسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 57)

قال علی علیہ السلام ۔القناعۃ مال لاینفد.

قال الرضی وقدروی ہذاالکلام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

ترجمہ:-

قناعت وہ مال ہے جو ختم نہیں ہوسکتا سید رضیؒ نے فرمایاہے کہ یہ کلام نبی اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے۔

تشریح:-

اس حکمت مبارک میں مولانے قناعت کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی ہے سب سے پہلے ہم قناعت کی تعریف کرتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ ہر فرد کے لئے واضح اورروشن ہوجائے

تعریف قناعت۔القناعۃ ان ترضی بما تیسر من الحلال وتیاس عمافی ایدی الناس۔ قناعت یہ ہیکہ مال حلال سے جو مل جائے اس پر راضی رہواور جولوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس رہو(یعنی اس پر طمع نہ کرو) جب تعریف واضح ہوگی تواب اس کلام مبارک کو سمجھنا بالکل آسان ہوگیاکہ قناعت وہ مال ہے جو ختم ہونے والانہیں ہے قناعت کے ذریعہ انسان کا قلب اور آنکھ بے نیاز رہتی ہے چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے نہج البلاغہ کے خطبہ (192) میں انبیاء علیھم السلام کے صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا مع قناعۃ تملا القلوب والعیون غنی۔ وہ صاحبان قناعت تھے کہ جس (قناعت) کے سبب ان کے قلوب اورآنکھیں بے نیازی سے پر تھیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 58)

قال علی علیہ السلام۔ المال مادۃ الشھوات.

ترجمہ:- مال خواہشات کی جڑ ہے.

تشریح:-

اگر انسان مال و دولت کا اسیر نہ ہو بلکہ اسے دین واسلام اور اجتماع و معاشرہ کی مصلحتوں کے لئے صرف کرے تو ایسے مال کی قرآن واحادیث میں مدح و تعریف کی گئی لیکن اگر انسان دولت پرست ہوجائے اور اس کے ذریعے خواہشات جنسی وغیر جنسی کی تکمیل کرے تو ایسے مال کی قرآن اور احادیث میں مذمت کی گئی ہے اسی مطلب کی طرف مولائے کائنات نے بھی اس حکمت مبارک میں ہمیں متوجہ فرمایا ہے۔ المختصر عام طور پر جو مال کو اپنی خواہشات کا سرچشمہ بناتے ہیں وہ افراد غیر صالح اور دنیا پرست ہوتے ہیں اور افراد صالح اور خداترس اپنے مال کو آخرت کسب کرنے کا وسیلہ سمجھتے ہیں.

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 59)

قال علی علیہ السلام۔ من حذرک کمن بشرک۔

ترجمہ:- جو شخص تمہیں برائی سے ڈرائے وہ اس کے مانند ہے جو تمہیں خیر و نیکی کی بشارت دے۔

تشریح:-

اس کلام مبارک میں امام نے برائیوں سے ڈرانے والے کو خیر و نیکی کی بشارت دینے والے کی طرح قرار دیا ہے کیونکہ برائیوں سے روکنے والے کا مقصود نجات عاصی ہے لہٰذا امیر المومنین علیہ السلام نے ڈرانے والے کو نجات کی بشارت دینے والے کی طرح قرار دیا کیونکہ شر کا دفع کرنا نفع پہونچانے کے مترادف ہے اور یہ ایک مومن کے حقوق میں سے ہے کیونکہ ایک مومن دوسرے مومن کے عضو جسم کے مانند ہے اگر ایک عضو کو تکلیف پہونچتی ہے تو دوسرے اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں لہٰذا ایک مومن تکلیف کو دفع کرنے کے لئے مومن کو برائیوں سے روکتا ہے یہاں پر ڈرانے والا مشبہ ہے اور بشارت دینے والا مشبہ بہ ہے اور وجہ شباہت نجات ہے جو دونوں میں مشترک ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالی

درس نہج البلاغہ (حکمت 60)

قال علی علیہ السلام. اللسان سبع ان خلی عنہ عقر.

ترجمہ:-

زبان ایک درندہ ہے اگر اس کو اس کے حال پر چھوڑدو گے تو وہ پھاڑ کھائے گی۔

تشریح:-

زبان اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے جو اسنے ہمیں عطا فرمائی کہ جس کے ذریعہ ہم بولتے ہیں چنانچہ سورہ رحمان میں فرماتا ہے خلق الانسان علمہ البیان اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا لہذا اسے عقل کے تابع رکھیں اور معاشرہ کی بھلائی اور دفاع حق میں استعمال کریں تو بہتر ہے ورنہ خاموشی ہی بہتر ہے لیکن اگر اسے عقل کے تابع نہ رکھیں بلکہ آزاد چھوڑ دیں کہ وہ غیبت کرے تہمت لگائے چغلخوری کرے جھوٹ بولے گالی دے تو نہ جانے اس سے کتنے قتل ہو جائیں گے اسی لئے امام نے زبان کو درندہ کہا ہے جیسے وہ پھاڑ کر فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے ویسے زبان کتنوں کو اپنے ذریعہ فنا کے گھاٹ اتار دیتی ہے یہاں پہ کلام امام میں لفظ درندہ زبان کے لئے استعارہ ہے کیونکہ حیوان درندہ کو اور زبان دونوں کا ایک کام ہے اگر وہ آزاد ہو جائیں لہذا دونوں کو کنٹرول میں رکھیں تاکہ لوگ محفوظ رہیں.

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 61)

قال علی علیہ السلام۔ المراۃ عقرب حلوۃ اللبسۃ.

ترجمہ:- عورت ایک بچھو ہے جسکا ڈسنا شیریں ہے۔

تشریح:-

اس کلام مبارک میں امام علیہ السلام نے بچھو کو عورت کے لئے استعارہ کے طورپر استعمال کیاہے جیسے بچھوکے ڈسنے سے اذیت ہوتی ہے ایسے ہی عورت کی بداخلاقی سے مردکواذیت ہوتی ہے لہٰذا مولانے عورت کو بچھو کہاہے لیکن عورت کے ڈسنے میں مٹھاس ہے کیونکہ بہت سی لذتیں عورتوں سے وابستہ ہیں نیزان کی فطرت میں نزاکت بھی ہے لہٰذامرد کویہ ڈسنامیٹھالگتاہے اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے ایک شخص کے جسم میں زخم کے سبب کھجلی ہورہی ہوتواس سے اسے اذیت ہورہی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے لذت بھی محسوس ہورہی ہے البتہ یہ بات یادرہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کا یہ کلام مبارک تمام خواتین کے لئے نہیں ہے بلکہ ان کے لئے ہے کہ جن کی اسلامی واخلاقی تربیت نہ ہوئی ہو لیکن جوخواتین بااخلاق اوردیندار ہیں وہ اپنے شوہرکے حقوق کی ادائیگی اورہر طرح انکی رضایت کے حصول کے لئے کوشاں رہتی ہیں.

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالی

درس نہج البلاغہ (حکمت 62)

قال علی علیہ السلام. اذا حییت بتحیۃ فحی باحسن منہا واذا اسدیت الیک ید فکافئہا بمایربی علیہا والفضل مع ذالک للبادی.

ترجمہ:-

اگرتمہیں کوئی سلام کرے توتم اس سے بہتر جواب دواور اگر تم
سے کوئی احسان ونیکی کرے توتم اس سے بہتر جزادو اس کے
باوجود بھی ابتدا کرنے والے کے لئے فضیلت زیادہ ہے.

تشریح

امام علیہ السلام نے پہلے فقرہ میں ایک آیت قرآنی کے حکم کو بیان فرمایا ہے جیساکہ
پروردگار فرمارہا ہے واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اوردوھا (سورہ نساء آیت 86) اور جب
تمہیں کوئی سلام کرے توتم اس سے بہتر یا اسی کے جیسا جواب دو بہتر طریقے سے
جواب سلام دینا مطلوب قرآن واہلبیت علیہم السلام ہے جیسے کہ کوئی سلام علیکم کہے
توتم جواب میں علیکم سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو اسی طرح اگر کوئی آپ سے نیکی
وبھلائی کرے تو اس کاجواب بہترین طریقہ سے دو چنانچہ روایت میں ہیکہ امام حسن
مجتبی علیہ السلام کی ایک کنیز نے آپ کوایک گلدستہ تحفہ میں پیش کیا توآپ نے
اسے راہ خدا میں آزاد کردیا راوی نے عرض کیا مولا اتنی معمولی سی چیز کے عوض
آپ نے اسے خردہ آزادی دے دی توآپ نے فرمایا ھکذا ادبنا اللہ۔ اللہ نے ہمیں
ایسا ہی ادب دیا ہے (بحار ج 44 ص 105) آخر کلام میں امام نے فرمایا کہ بہتر
انداز میں سلام اور نیکی کا جواب دینے کے باوجود فضیلت ابتدا کرنے والے کے لئے ہے
کیونکہ وہ مد مقابل کو خیر کی طرف تحریک کررہا ہے اسی لئے اس کا ثواب بھی زیادہ
ہے جیساکہ روایت میں نقل ہوا ہے للسلام سبعون حسنۃ تسع وستون للمبتدی
وواحدۃ للراد سلام کے لئے ستر (70) حسنہ ہیں انہتر (69) سلام کرنے والے کے لئے ہے
اور ایک جواب دینے والے کے لئے۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

درس نہج البلاغہ (حکمت 63)

قال علی علیہ السلام. الشفیع جناح الطالب.

ترجمہ:-

شفاعت کرنے والا طالب شفاعت کے لئے بال و پر کے مانند ہے.

تشریح

اس کلام مبارک میں امیر المومنین علیہ السلام نے جناح (پر) کو شفیع کے لئے استعارہ کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ پرندہ اپنے پر کے ذریعہ منزل مقصود تک پہونچتا ہے شفیع (شفاعت کرنے والا) بھی اپنی شفاعت کے ذریعہ طلبگار کو انکی حاجتوں تک پہوچاتا ہے میدان محشر میں اہلبیت علیہم السلام کو جو حق شفاعت ہے اس کے سبب وہ گنہگاروں کی شفاعت فرماکر انھیں قرب خدا اور جنت تک پہونچاینگے۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 64)

قال علی علیہ السلام. اھل الدنیا کرکب یسار بھم وھم نیام.

ترجمہ:-

اہل دنیا ان سواروں کی طرح ہیں جنہیں مقصد کی جانب لے جایا جارہا ہے جبکہ وہ سو رہے ہیں-

تشریح

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں اہل دنیا کو ان مسافروں سے تشبیہ دی ہے کہ جن کا سفر جاری ہے اور وہ سو رہے ہیں کیونکہ اہل دنیا کے لئے یہ دنیا آخرت کی طرف جانے کا راستہ ہے اور وہ اسمیں سفر جاری رکھے ہیں جبکہ وہ خواب غفلت میں ہیں انکی عمریں گزر رہی ہیں لیکن وہ اس سے توشہ و زادآخرت حاصل نہیں کررہے ہیں جب وہ منزل پر پہونچ جائیں گے یعنی مرجائیں گے تو بیدار ہونگے اور اس وقت دست خالی دیکھ کر کف افسوس ملیں گے چنانچہ روایت میں ذکر ہوا ہے۔ الناس نیام فاذاماتوا انتبھوا۔ لوگ نیند میں ہیں جب مرجائیں گے تو بیدار ہونگے (یعنی لوگ دنیاکی رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ہیں اور آخرت کو بھولے بیٹھے ہیں جب مرجائیں گے تو بیدار ہوں گے یعنی اس وقت کہیں گے کاش آخرت کے لئے ذخیرہ کرلئے ہوتے)

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالی

(درس نہج البلاغہ حکمت 65)

قال علی علیہ السلام. فقد الاحبۃ غربۃ.

ترجمہ:- دوستوں کا نہ ہونا غربت ہے۔

تشریح

یہاں پر غربت کا معنی ہے پردیسی ہونا۔اس کلام مبارک میں غربت (پردیسی) فقد الاحبہ (دوستوں کا نہ ہونا) کے لئے استعارہ ہےاور یہ دونوں غربت اوردوستوں کا کھودینا سبب تنہائی اور موجب وحشت ہیں کیونکہ جسطرح غربت (پردیس) میں انسان کا کوئی معین ومددگاراور محب ومحبوب نہیں ہوتا ہے ویسے ہی جس کے دوست نہ ہوں توان کا بھی کوئی ناصر ومددگار اورمحب ومحبوب نہیں ہوتا اگرچہ وہ وطن ہی میں کیوں نہ ہو پس دونوں کی کیفیت ایک جیسی ہوتی ہے اسی لئے جس کے دوست نہ ہوں اسکے لئے بھی غریب استعمال ہوا ہے ایک اور روایت میں امام علیہ السلام نے فرمایا ہے الغریب من لاحبیب لہ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔چونکہ انسان اجتماع پسند ہے لہذاوہ تنہانہیں رہ سکتا پس دوست کاہوناایک بہت بڑی نعمت و مونس تنہائی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالی

(درس نہج البلاغہ حکمت 66)

علی علیہ السلام. فوت الحاجۃ اھون من طلبھاالی غیر اھلھا.

ترجمہ:- حاجت پوری نہ ہونا اسے نااہل سے طلب کرنے سے آسان ہے۔

تشریح

امام علیہ السلام نے اس حکمت میں اس بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ حاجت پوری نہ ہونا نااہل سے مانگنے سے بہتر ہے کیونکہ نااہل کمینے ۔پست فطرت اور بخیل ہوتےہیں لہذا وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کریں گے (چاہے حاجت دنیوی ہو یا اخروی) جس کے سبب تمہاری ذلت ورسوائی ہوگی اور تمہیں غصہ بھی آئے گااور ساتھ ہی ساتھ غمزدہ بھی رہوگے

Presented By: https://jafrilibrary.com

بعض روایت میں تویہاں تک ذکرہواہے کہ الموت احلی من سوال اللئام

موت شیریں ہے کمینے سے مانگنے سے

لہذا اگرحاجت طلب ہی کرناہے توشریف اورخاندانی وبلند فطرت اور سخی افراد سے طلب کرو۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

باسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 67)

قال علی علیہ السلام .لاتستح من اعطاء القلیل فان الحرمان اقل منہ.

ترجمہ:-

مختصر مال عطا کرنے میں شرم وحیا نہ کرو کیونکہ محروم کرنا اس سے کم درجہ کا عمل ہے۔

تشریح:-

بندگان خدا کے ساتھ نیکی اور سخاوت کرنا انسان کا ایک اہم وظیفہ ہے لہذا اگر کسی مستحق کو زیادہ عطا نہیں کر سکتے تو مختصر مال کو عطا کرنے میں شرم وحیاء نہ کرو کیونکہ مستحق اور سائل کے عطا کرنے میں دو فائدے ہیں (1) عطا کیا ہوا مختصر مال بہت سے مقامات پر مشکل کو حل کر دیتا ہے۔

(2) سائل کو کچھ نہ دینا اہانت ہے اگر مختصر مال عطا کر دیا جائے تو یہ اہانت کے لئے سد راہ ہو جاتا ہے اور یہ عمل انسان میں جذبہ جودوسخا کو تقویت دیتا ہے لہذا امام علیہ السلام نے فرمایا مختصر مال دینے میں شرم نہ کرو کیونکہ نہ دینے میں زیادہ شرمندگی ہے۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالی

(درس نہج البلاغہ حکمت 68)

قال علی علیہ السلام. العفاف زینة الفقر والشکر زینة الغنی،

ترجمہ:-

عفت و پاکدامنی فقیری کی زینب ہے اور شکر مالداری کی زینت ہے۔

تشریح:-

دنیامیں دو قسم کے انسان پائے جاتے ہیں غریب اور امیر اس حکمت میں امام علیہ السلام نے دونوں کے وظیفے کو بیان فرمایا ہے غریب انسان کی زینت اس کی عفت و پاکدامنی ہے یعنی وہ مال حرام سے اپنے کو روکے یہاں پر اپنے کو روکنا ہی عفت و پاکدامنی ہے کیونکہ ممکن ہے وہ غربت کی وجہ سے حرام مال کھانے میں مبتلا ہو جائے اور دولت زینت شکر ہے اگر دولتمند شکر کرے تو خداوند عالم نعمتوں میں اضافہ کردے گا چنانچہ قرآن حکیم نے فرمایا ہے لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کروگے تو ہم اضافہ کردینگے اور شکر یہ صرف لفظی نہیں بلکہ عملی بھی ہوتا ہے جیسے غریب کی مدد کرنا۔کار خیر میں حصہ --- شکر عملی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 69)

قال علی علیہ السلام. اذا لم یکن ما ترید فلا تبل ما کنت.

ترجمہ:-

تم جس کام کو چاہتے ہو اگر نہ ہوسکے تو جس حال میں ہو اسی پر راضی رہو.

تشریح:-

اس کلام مبارک میں اس مطلب کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ جس کام کو تم چاہتے ہو وہ نہ ہو سکے وسائل نہ ہونے کی بنا پر یا ہمت نہ ہونے کی وجہ سے تو اس پر غم واندوہ کرنا بے عقلی کی دلیل ہے لہٰذا جس حالت میں ہو اسی پر خوش رہو اور خدا کا شکر ادا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اس کلام مبارک کی متعدد تفسیر کی گئی ہے۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 70)

قال علی علیہ السلام. لاتری الجاهل الامفرطا ومفرطا.

ترجمہ:-

جاہل کو ہمیشہ افراط یا تفرط کرنے والا پاؤگے۔

تشریح:-

ہمیشہ جاہل کو دوحالتوں سے ایک حالت میں پاؤگے یاتووہ افراط کرے گا یعنی اپنی حد سے گزر جائے گا (جیسے کسی چیز میں اسراف کرنا یا تہور وبے باکی اختیار کرنا۔۔) یاتووہ تفریط کرے گا یعنی کوتاہی کرے گا (جیسے کہ بخل وکنجوسی کرنا یا بزدلی اختیار کرنا۔۔) لیکن عاقل ہمیشہ میانہ روی واعتدال کواختیار کرتا ہے یعنی نہ ہی اسراف کرتا ہے اور نہ ہی بخل سے کام لیتا ہے نہ ہی وہ بیباک ہوتا ہے اور نہ ہی بزدل بلکہ وہ شجاع ہوتا ہے علماء اخلاق نے افراط وتفریط کی مذمت کی ہے اور میانہ روی کی مدح وتعریف کی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 71)

قال علی علیہ السلام. اذاتم العقل نقص الکلام.

ترجمہ:-

جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

تشریح:-

جب انسان کی عقل کمال کو پہونچ جاتی ہے تو وہ باتیں کم کرتا ہے زیادہ تر خاموش رہتا ہے کیونکہ ایک طرف تو عقل کا سارے جسم پر کنٹرول ہو جاتا ہے اور دوسری طرف وہ جانتا ہے کہ زیادہ تر گناہ زبان سے صادر ہوتے ہیں اور کثرت کلام اس کے عیوب کو ظاہر کر دیتے ہیں چنانچہ حدیث مبارک میں آیا ہے ایاک وفضول الکلام فانہ یظهر من عیوبک مابطن ویحرک علیک من اعدائک ماسکن (میزان الحکمۃ ح 11849) فضول باتیں نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے پوشیدہ عیوب کو ظاہر کر دیں گے اور جو کینہ تمہارے دشمن کے دل میں ٹھنڈا ہو گیا ہے اسے تحریک کر دیں گے لہٰذا وہ (عاقل) ایسے کلام کو ترک کر دیتا ہے جسکا کوئی فائدہ نہیں ہوتا چنانچہ اگر ایسے شخص کو دیکھو تو اس سے قربت اختیار کرو اسلئے کہ وہ تمہیں حکمت کی باتیں سکھائے گا.

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 72)

قال علی علیہ السلام . الدھر یخلق الابدان و یجدد الامال

و یقرب المنیۃ و یباعد الامنیۃ من ظفر بہ نصب و من فاتہ تعب.

ترجمہ:-

زمانہ بدن کو پرانا کرتا ہے اور آرزو کو نیا کرتا ہے اور موت کو قریب کرتا ہے اور تمناؤں کو دور کرتا ہے یہاں جو آرزو کو پہونچ جاتا ہے وہ بھی خستہ حال ہو جاتا ہے اور جو نہیں پہونچتا وہ بھی تھک جاتا ہے۔

تشریح:-

زمانہ انسان کے جسم کو پرانا کر دیتا ہے جیسے کہ لباس کو پرانا کر دیتا ہے مرور ایام سے کیونکہ وہ اسباب فنا کو مہیا کرتا ہے اور آرزوں کو نیا کرتا ہے لمبی عمر اور صحت کی امید کے ساتھ اور اپنی گردش سے موت کو قریب کرتا ہے اور موت کے نزدیک ہونے کے سبب خواہشات کو دور کرتا ہے اور جو دنیا میں مال و دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا وہ اسے حفاظت کرنے میں رنج اٹھاتا ہے اور جو اسے حاصل نہ کر سکا وہ حاصل نہ کرنے کی وجہ سے خستہ ہو جاتا ہے یعنی دونوں کو چین و سکون نہیں ہے اس کلام مبارک میں امام علیہ السلام نے چھ انتہائی اہم مطالب بیان فرمائے ہیں۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 73)

قال علی علیہ السلام: من نصب نفسہ للناس اماما فلیبدأ بتعلیم نفسہ قبل تعلیم غیرہ ولیکن تادیبہ بسیرتہ قبل تادیبہ بلسانہ ومعلم نفسہ ومودبھا احق بالاجلال من معلم الناس ومودبھم۔

ترجمہ:-

جو شخص اپنے نفس کو لوگوں کا رہبر قرار دے اسے چاہئے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے نفس کو تعلیم دے اور زبان سے تربیت کرنے سے پہلے اپنے کردار سے تعلیم دے اور جو اپنے نفس کو تعلیم و تربیت دیتا ہے وہ دوسروں کو تعلیم و تربیت دینے والے سے زیادہ تعظیم کا مستحق ہے۔

تشریح:-

امیر المومنین علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں ایک دینی رہبر و پیشوا کے لئے چند آداب بتائے ہیں۔

1. دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے نفس کو تعلیم دے تاکہ اسکی رفتار اور گفتار میں اتحاد ہو کیونکہ جب لوگ اپنے رہبر کو عالم باعمل دیکھتے ہیں تو اسکی پیروی کے لئے زیادہ آمادہ ہوتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ عمل سے عاری دیکھتے ہوئے اسکی اہانت بھی کردیں

2. اور دوسروں کو زبانی تربیت کرنے سے پہلے اپنی بہترین سیرت اور عمل سے تربیت کرے کیونکہ اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور روایت میں نقل ہوا ہے کونو دعاۃ الناس بغیر السنتکم لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ اپنی زبان سے ہٹ کر

3. اور جو اپنے نفس کو تربیت کرتا ہے وہ دوسروں کو تربیت کرنے والے سے زیادہ مستحق تعظیم ہے کیونکہ پہلے اپنی تربیت مقصود ہے پھر دوسروں کی پس اپنی تربیت اصل ہے اور دوسروں کی تربیت فرع ہے اور اصل فرع پر بھاری ہے لہٰذا وہ زیادہ مستحق تعظیم ہے۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 74)

قال علی علیہ السلام. نفس المرء خطاہ الی اجلہ.

ترجمہ:-

انسان کی ہر سانس موت کی جانب ایک قدم ہے۔

تشریح:-

یہاں پر امام علیہ السلام نے خطا (قدم) کو نفس (سانس) کے لئے استعارہ کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ جیسے انسان قدم کے ذریعہ آگے بڑھتا ہے اور منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے ایسے ہی سانس کے ذریعہ آگے بڑھتا ہے اور منزل مقصود (موت) تک پہونچ جاتا ہے یعنی اسکی سانس ہر لمحہ اسے موت یاد دلا رہی ہے کہ یہی سانس ایک دن بالکل بند ہو جائے گی گویا موت یہ خبر دے رہی ہے کہ تم دنیا میں ایک وقتی مہمان ہو اور آخرت تمہارا دائمی اور ابدی مسکن ہے لہٰذا یہاں سے آخرت کے لئے زاد راہ حاصل کرو تاکہ کسی مشکل کا سامنا نہ ہو۔

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

(درس نہج البلاغہ حکمت 75)

قال علی علیہ السلام. کل معدود منقض وکل متوقع آت.

ترجمہ:-

ہر شمار ہونے والی چیز ختم ہو جائے گی
اور ہر وہ چیز جسکا انتظار کر رہے ہو آ کر رہے گی۔

تشریح:-

اس کلام مبارک میں دو اہم مطلب ذکر ہوئے ہیں۔ جو چیز شمار ہو رہی ہے ایک دن ختم ہو جائے گی اور یہ ختم ہونا ہمارے اختیار میں نہیں ہے چاہے ہم چاہیں یا نہ چاہیں اسے تمام ہونا ہی ہے جیسے مال و دولت سانسیں ۔ایام ۔مہینے سال۔ بچپنا جوانی بڑھاپا اور جو آنے والی ہے وہ آ کر رہے یہ بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے چاہے ہم چاہیں یا نہ چاہیں وہ آ کر رہے گی جیسے موت ۔برزخ۔ قیامت حساب وکتاب۔۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی حسن بہشتی

Presented By: https://jafrilibrary.com